بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۸ اخاء ۱۳۵۳ہش ۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۳۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلامِ الٰہی اور رسول اللہ صلعم کے کلماتِ طیبات سے عشق پیدا ہونا بڑی عظیم نعمت ہے

یہ وہ بزرگ نعمت ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص اور مخلص بندوں کو ملتی ہے اور روحانی ترقیات کی یہی بنیاد ہے

(۱) "بلاشبہ کلامِ الٰہی سے محبت رکھنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلماتِ طیبہ سے عشق پیدا ہونا اور اہل اللہ کے ساتھ حبِّ صافی کا تعلق حاصل ہونا یہ ایک ایسی بزرگ نعمت ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص اور مخلص بندوں کو ملتی ہے اور دراصل بڑی بڑی ترقیات کی یہی بنیاد ہے اور یہی ایک تخم ہے جس سے ایک بڑا درخت یقین اور معرفت اور قوتِ ایمانی کا پیدا ہوتا ہے اور محبتِ ذاتیہ جلشانہٗ کا پھل اس کو لگتا ہے۔" (الحکم ۳ مارچ ۱۹۹۹ء ص ۳)

(۲) "حضرت افضل الرسل خیر الرسل فخر الرسل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر اور اس کی پاک اور کامل حدیث اور خدا کا سچا نور اور بلاریب کلام ترک کر کے پھر اور کونسی پناہ ہے جس طرف ہم رخ کریں اور اس سے زیادہ کونسا چہرہ پیارا ہے جو ہماری دلبری کرے۔" (الحکم ۸ نومبر ۱۹۹۸ء ص ۶)

(۳) "اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہیئے کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ صلعم کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو۔ اور رسول اللہ صلعم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو تا کہ تم خدا کے محبوب بنو۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء ص ۳)

(۴) "ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوۂ حسنہ ہیں۔ ہماری بھلائی اور خوبی یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپ کے نقشِ قدم پر چلیں اور اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں۔" (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر دعا نہ ہوتی تو انسانی زندگی بے کیف ہوتی

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا سے دعا کرو کہ تمہاری سختیاں معاف ہوں۔ گویا سخت سے سخت مشکلات کا حل دعا سے ہو سکتا ہے۔ اگر دعا نہ ہوتی تو انسانی زندگی بالکل بے کیف رہتی۔

حضرت مسیح ناصریؑ نے کیا لطیف فرمایا کہ "انسان روٹی سے نہیں خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے"۔ پس خدا کا علم اور اس کے بعد دعا انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں اس کے بغیر تمہاری زندگیاں بیکار، تمہارے کام بے ثمر ہیں۔ یہ مت خیال کرو دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ خدا کو نہیں مانتے اور وہ پھر بھی بڑے خوش نصیب ہیں۔ یہ صحیح ہے مگر بادشاہت کوئی کامیابی نہیں۔ اگر کوئی اس پر گھمنڈ کرتا ہے تو اس کی بیوقوفی ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جس طرح ایک کسمپرس چوڑا۔ جان کندنی یا تکلیفِ جسمانی کے وقت درد و کرب سے کراہتا ہے اسی طرح ایک طاقتور مگر خدا کو نہ ماننے والا بادشاہ بھی۔

نبیوں کی زندگی دیکھو کہ جن کو زمانہ کے شدّ و مد کی کچھ پروا نہیں۔ دکھوں کا غم نہیں۔ مصائب میں سینہ سپر بھی ہیں اور بے فکر بھی۔ غرض ان کا دل اس طرح مطمئن ہے کہ تمام جہان کی بادشاہت حاصل کر کے ایک دنیاوی بادشاہ کو بھی نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ کہ دنیاوی بادشاہ کا بھروسہ اسباب مادی پر ہوتا ہے مگر خدا کے فرستادہ کا چونکہ خدا کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا ہے پس وہ اپنے اس حامی کی حمایت میں ہر طرح بے فکر رہتا ہے۔ گو اس کے پاس مادی اسباب کی قلت ہو بلکہ نہ ہونے کے برابر مگر اس کی مسرت اور اس کے اطمینان کو کوئی نہیں پا سکتا۔"

(الازہار لذوات الخمار ص ۲۵۸)

نہایت ضروری اطلاع

آئندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات صرف اتوار، پیر اور منگل کے روز ہو گی۔ بقیہ ایام میں ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ احباب مطلع رہیں اور اس امر کو نوٹ فرما لیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ماہ اخاء ۱۳۵۳ ہش

کاغذ کی ناؤ اور اس کا انجام

حق اور اہلِ حق کی ایک بیّن علامت یہ ہوتی ہے کہ ان کی مخالفت کرنے والوں کا جھوٹ بولے اور افتراء پردازی سے کام لئے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔ جب تک وہ جھوٹ کی نجاست پر مُنہ نہ ماریں اور جی بھر کر جھوٹ نہ بولیں، حق اور اہلِ حق کی مخالفت کا دھندا اُن سے چل ہی نہیں سکتا۔ اِس لئے وہ کمال ڈھٹائی کے ساتھ ایک جھوٹ کے بعد دُوسرا جھوٹ بولتے اور ایک افتراء کے بعد دُوسرا افتراء باندھتے چلے جاتے ہیں۔ اِس میں شک نہیں وقتی طور پر ایسے افتراء پرداز حق اور اہل حق کے لئے مشکلات پیدا کرنے اور انہیں قسم ہا قسم کی اذیتیں پہنچانے اور ان پر نت نئے مظالم ڈھانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن انجامکار وہ ذلّت و رُسوائی سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہتے اور ناکامی و نامرادی انہیں مل کر رہتی ہے کیونکہ جھوٹ کا پول کھلے اور اس کا پردہ چاک ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

اب چونکہ افتراء پردازی مخالفین حق کا ایک بنیادی خاصہ ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ان کا ذکر کرنے کے بعد بار بار فرمایا ہے اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْکَاذِبُوْنَ ۝ (المجادلہ آیت ۱۹) سُنو! یہ لوگ (یعنی منکرین و مخالفینِ حق) جھوٹے ہیں۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ مخالفینِ حق کے اس بنیادی خاصہ کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ۚ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ ۝ (النحل آیت ۱۰۶)

ترجمہ:۔ جھوٹ وہی لوگ باندھا کرتے ہیں جو اللہ کے نشانوں پر ایمان نہیں رکھتے اور یہی پکّے جھوٹے ہوتے ہیں۔

مزید برآں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ حق کی مخالفت میں افتراء پردازی سے کام لینے والے کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہُوا کرتے ناکامی و نامرادی ان کا نوشتۂ تقدیر ہوتی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ۝ (الزمر آیت ۴)

ترجمہ:۔ اللہ یقیناً جھوٹے اور ناشکرگزار کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ (المومن آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

مخالفینِ حق جھوٹ اسی لئے بولتے اور افتراء اسی لئے باندھتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اِس طرح وہ لوگوں کو بدظن کرکے اور ان میں اشتعال پھیلا کر انہیں حق اور اہلِ حق کے خلاف اُکسانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اس طرح اکثریت کے بھڑک اُٹھنے کے نتیجہ میں حق اور اہلِ حق دنیا سے کالعدم ہو کر رہ جائیں گے۔ یہ اُن کی بہت بڑی بھول ہوتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ وہ وقتی اور عارضی طور پر امن کو برباد کرنے اور اہلِ حق پر عرصۂ حیات تنگ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن بالآخر جلد وہ وقت آجاتا ہے کہ جب جھوٹ کا پردہ چاک ہونے سے حقیقت خود بخود منکشف ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اِس کے نتیجہ میں حق پھیلتا اور غالب آتا چلا جاتا ہے اور حق کے مخالف ننگے ہو کر ذلیل و خوار ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ مٹانا وہ حق اور اہلِ حق کو چاہتے ہیں لیکن جھوٹ کی نجاست پر مُنہ مارنے کے نتیجہ میں وہ خود کالعدم ہو کر رہ جاتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ۝ وہ اُن کے جھوٹ کا پردہ چاک کرکے رکھ دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی اس قدیم سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ قانونِ قدرت ہے کہ اوّل وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) عیب گیر اور نکتہ چین اور بدگمان لوگوں کو پُورے طور پر موقع دیتا ہے کہ تا وہ جو چاہیں بکواس کریں اور جس طرح چاہیں کوئی تہمت لگاویں یا بُہتان باندھیں۔ پس وہ لوگ بہت خوش ہو کر حملے کرتے ہیں اور اپنے حملوں پر بھروسہ کرتے ہیں یہاں تک کہ صادقوں کی جماعت ایسے حملوں سے ڈرتی ہے اور انسانی کمزوری کی وجہ سے وہ اِس بات سے نومید ہو جاتے ہیں کہ بارانِ رحمتِ الٰہی اِس مفتریانہ داغ کو دھو دے۔ اور خدا تعالیٰ کی بھی یہی عادت ہے کہ بارانِ رحمت نازل تو کرتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے لیکن اوّل کسی مُدّت تک لوگوں کو نومید کر دیتا ہے تا وہ لوگوں کے ایمان کی آزمائش کرے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے نبی اور مُرسل پر جو لوگ ایمان لاتے ہیں وہ آزمائے جاتے ہیں۔ شریر لوگوں کی طرف سے بہت بے جا حملے خدا تعالیٰ کے نبیوں پر ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ فاسق اور فاجر ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی عادت اسی طرح پر واقع ہے کہ اعتراض کرنے والوں کو اعتراض کرنے کے لئے بہت سی گنجائش دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی نکتہ چینی اور عیب گیری کی باتوں کو بہت قوی سمجھنے لگتے ہیں اور اپنی پر خوش ہوتے ہیں اور اتراتے ہیں اور مومنوں کے دلوں کو ان باتوں سے بہت صدمہ پہنچتا ہے یہاں تک کہ ان کی کمر ٹوٹتی ہے اور وہ سخت طور پہ آزمائے جاتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرت کا مینہ برستا ہے اور تمام افتراؤں کے ورق کو دھو ڈالتا ہے اور اپنے نبیوں کے اجتباء اور اصطفاء کے مرتبہ کو ثابت کر دیتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۵ زمانہ تصنیف ۱۹۰۵ء)

الغرض مخالفین حق جھوٹ، افتراء پردازی، اور بہتان طرازی سے خوب بڑھ چڑھ کر کام لیتے اور اپنی کامیابی کے لئے اس پر تکیہ کرتے ہیں اور ابتداءً اس میں بہت حد تک کامیاب بھی نظر آتے ہیں۔ لیکن ان کے اس جھوٹ، افتراء پردازی اور بُہتان طرازی کی حیثیت کاغذ کی ناؤ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ بالآخر وہ غرق ہو کر رہتی ہے اور اپنے ساتھ جھوٹ بولنے والوں افتراء پردازوں اور بہتان طرازوں کو بھی لے ڈوبتی ہے۔ حق بہرحال غالب آتا ہے اور غالب ہو کر رہتا ہے۔ یہ خدائی تقدیر ہے جو کبھی نہیں بدلتی اور نہ دُنیا کی کوئی طاقت اسے بدل سکتی ہے۔

بالآخر ایک دن فضلِ خدا آیا ہی کرتا ہے

ہے دِل شاہد کہ دَورِ ناروا آیا ہی کرتا ہے
جہاں میں اہلِ حق پر ابتلاء آیا ہی کرتا ہے

حُسینیّت اگر موجود ہے بزمِ دو عالم میں
زمانہ، اُس پہ بن کر کربلا، آیا ہی کرتا ہے

گُلوں پہ گریۂ شبنم بھی دیکھ اے دیکھنے والے
خوشی میں غم بھی ہو کر ہمنوا آیا ہی کرتا ہے

حقیقت ہے کہ جب طُوفاں میں ہو ایماں کی کشتی
بچانے اس کو کوئی ناخُدا آیا ہی کرتا ہے

اگر گھر کر اُمڈ آئیں بلائیں ظلمتِ شب کی
تو خورشیدِ سحر بھی برملا آیا ہی کرتا ہے

شدائد کی اذیّت انتہا کو گر پہنچ جاوے
کوئی بن کر محبّت کی صدا آیا ہی کرتا ہے

نہ ہو مایوس گردابِ حوادث دیکھنے والے
بالآخر ایک دن فضلِ خدا آیا ہی کرتا ہے

(عبدالسلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور لیلۃ القدر

سلطان احمد پیرکوٹی

یوں تو رمضان المبارک نزول قرآن کریم کی یادگار ہونے اور اپنے فیوض و برکات کے لحاظ سے نہایت مبارک مہینہ ہے اور سال کے باقی گیارہ مہینوں پر اسے فوقیت حاصل ہے لیکن اس کا آخری عشرہ قبولیتِ دعا اور قربِ الٰہی کے حصول کے لحاظ سے نہایت اہم اور ممتاز ہے اس عشرہ میں رمضان المبارک کی مخصوص عبادات کی بجا آوری اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ایک مومن بندہ قرب و وصال الٰہی کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو اور فائز المرام قرار پاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ

اِذا دخل العشر شدّ مئزرہ واحیٰ لیلہ وایقظ اھلہ (متفق علیہ)

جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو آپ کمر ہمت باندھ لیتے۔ رات کو زندہ رکھتے یعنی اس میں نوافل، تہجد اور تلاوتِ قرآن کریم کی طرف خصوصی توجہ دیتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تا وہ بھی اس عشرہ کی مخصوص برکات سے مستفیض ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوقظ اھلہ فی العشر الاواخر من رمضان۔ (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے عشرہ اخیرہ میں اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تا وہ بھی نوافل ذکر الٰہی دعاؤں اور تلاوتِ قرآن کریم کے ذریعہ اپنے رب کی رضا حاصل کر سکیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرہ میں سال کے دوسرے حصوں سے زیادہ عبادت بجالاتے اور زیادہ سے زیادہ وقت دعاؤں۔ ذکر الٰہی اور تلاوتِ قرآن کریم میں صرف فرماتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاواخر مالا یجتھد فی غیرھا (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں اتنی محنت شاقہ و عبادت بجالانے میں کرتے جو اس کے دوسرے دنوں میں نہ کرتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرہ مبارکہ کے بابرکت لمحات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے اعتکاف فرماتے یعنی دنیوی علائق سے مونہہ موڑ کر اور گھریلو دھندوں سے کنارہ کش ہو کر مسجد میں قیام فرماتے اور اس طرح یکسو ہو کر عبادت۔ ذکر الٰہی اور قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف رہتے چنانچہ احادیث میں آتا ہے

کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی قبضہ اللہ (ترمذی)

آپ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں تا وفات اعتکاف فرماتے رہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے۔

"رمضان میں جو خدا کی عبادت کرتا ہے اس کے آخری ایام میں ایسا وقت آتا ہے کہ خدا اسی کے لئے فضل نازل کرنے کا خاص موقع رکھتا ہے اس میں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر انسان اپنی زندگی کی ابتدائی گھڑیوں کو خدا تعالیٰ کی رضا میں صرف کرے تو اس کی زندگی کی آخری گھڑیاں بھی خدا تعالیٰ اپنی رضا میں خرچ کرے گا۔"

(تفسیر کبیر)

اس عشرہ کی سب سے بڑی برکت لیلۃ القدر ہے جسے قبولیتِ دعا کے لحاظ سے بہت اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس مبارک رات کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

۱۔ اس رات میں قرآن کریم کے نزول کی ابتداء ہوئی جو نہایت مبارک بات ہے

۲۔ یہ رات اپنی برکات و فضائل کے لحاظ سے ایک ہزار مہینوں سے بہتر اور اپنے کمالات کے لحاظ سے انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔

۳۔ اس میں فرشتوں اور روح (کلام اللہ لانے والے فرشتے) کا نزول بکثرت ہوتا ہے جو روحانیت اور نورانیت کے انتشار کا موجب ہوتا ہے اس سے گناہ اور تاریکی دور ہوتی ہے۔ اور انسان دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

۴۔ ہر امر جو اس رات فرشتے لاتے ہیں وہ سلامتی کا موجب ہوتا ہے گویا اس رات ایک مومن بندہ کے لئے سلامتی کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ دنیا کے ابتلاؤں اور مصائب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۵۔ اس رات کے برکات و فضائل اس کے کسی خاص حصہ سے مخصوص نہیں بلکہ وہ اس کے سب حصوں میں پائے جاتے ہیں گویا اس کے ہر حصہ میں انسان عبادات بجالا کر اور دعائیں کر کے اس کی برکات سے مستفیض ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنّا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر وما ادرٰک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امرٍ سلام ھی حتی مطلع الفجر (القدر)

ہم نے یقیناً اس (قرآن) کو ایک عظیم الشان تقدیر والی رات میں اتارا ہے اور اے مخاطب تجھے کیا معلوم ہے کہ (عظیم الشان) تقدیر والی رات کیا شے ہے یہ عظیم الشان تقدیر والی رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے ہر قسم کے فرشتے اور روح (کلام الٰہی لانے والے فرشتے) اس (رات) میں اترتے ہیں یہ فرشتے اپنے رب کے حکم سے تمام (دینی و دنیوی) امور لے کر اترتے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کے اترنے کے بعد) سلامتی (ہی سلامتی ہوتی) ہے (اور) یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

احادیث نبویہ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ رات بڑی خوبیوں کی حامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کے جو فضائل اور برکات بیان فرمائے ہیں وہ قرآن کریم کے بیان سے ملتے جلتے ہیں آپ فرماتے ہیں:

شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر (بیہقی)

رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

من حرم خیرھا فقد حرم (مسند احمد بن حنبل و نسائی)

جو شخص اس رات کی برکات سے محروم رہا وہ بڑا محروم ہے۔

ایک اور جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حرمھا فقد حرم الخیر کلہ ولا یحرم خیرھا الا کل محروم (ابن ماجہ)

جو شخص اس مبارک رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا اور اس کی خیر سے بڑا بے نصیب انسان ہی محروم کیا جاتا ہے۔

عربوں میں ہزار سے اوپر گنتی کا رواج نہیں تھا وہ "ان گنت" کے مفہوم کو ہزار کے لفظ سے ادا کرتے تھے۔ اس لئے خیر من الف شھر کے یہ معنے ہوں گے کہ یہ رات ان گنت مہینوں سے اچھی ہے کوئی دوسرا زمانہ (گزشتہ ہو یا آئندہ) اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور دنیا کے زیادہ سے زیادہ عالم مل کر بھی وہ علوم نہیں بیان کر سکتے جو اس رات میں نازل ہوئے۔

پھر خیر من الف شھر میں انسانی عمر کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے ہزار مہینوں کے تراسی سال بنتے ہیں گویا اس میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی اوسط عمر زیادہ سے زیادہ تراسی سال ہوتی ہے اگر کسی انسان کو لیلۃ القدر کی برکات خاص طور پر میسر آجائیں تو بسا اوقات ان برکات کا وزن اس کی بقیہ زندگی کی برکات سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک ضروری امر کے لئے مجھے دعا کی تحریک ہوئی تھی اس کے لئے وقت اور موقع کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اواخر رمضان میں لیلۃ القدر کو پایا اور میں نے جان لیا کہ اب دعا کا وقت آگیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

رأیت لیلۃ نشرت اردیۃ الاستجابۃ و دعت الداعین الی المأدبۃ وبادرت کل من خاف نائب المنوب و [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

كَمْ مِنْ أَسْهُمٍ آيِسَاتٍ
نُكُوبٌ فَنَهَضْتُ بِالدُّعَاءِ
نُهُوضَ الْبَطَلِ لِلْبِرَازِ
أَصْلَتُّ لِسَانَ التَّضَرُّعِ
كَالْعَضْبِ أَجْوَازَ. حَتَّى
أَحْيَيْتُ الشُّكُلَ مُقْعَدًا
الْعُلَاءِ وَبُشِّرْتُ مِنْ
حَضْرَةِ الْكِبْرِيَاءِ وَجَلَسْتُ
كَرَجُلٍ يَرْوِي مَلْآنَ
وَتَخْلِيَ جُفُونُ وَسَبُوتُ
لِرَبٍّ يُجِيبُ دُعَاءَ
الْمُضْطَرِّينَ۔

(حجۃ اللہ صفحہ ۳-الم)

میں نے ایک رات کو دیکھا جس نے قبولیت کی چادریں بچھا دی تھیں اور دعا کرنے والوں کو دعوت کی طرف بلایا تھا اور ہر ایک کو جو مصیبتوں کے دانتوں سے ڈرتا تھا بلایا اور ہر ایک کو جس کو نومیدی نے غموں کے حوالہ کر رکھا تھا۔ بشارت دی۔ پس میں دعا کے واسطے ایسا اٹھا جیسا کہ ایک دلیر لڑنے کے واسطے اٹھتا ہے اور میں نے تضرع کی زبان ایسی کھینچی جیسا کہ شمشیر براں یہاں تک کہ فروتنی نے بلندی کی جگہ پر مجھ کو بٹھایا اور قبولیت دعا کی مجھ کو خوشخبری دی پس میں اس شخص کی طرح بیٹھا جو پُر آمنین کے ساتھ رجوع کرتا ہے اور دل خوش ہوتا ہے اور میں نے پروردگار کو سجدہ کیا جو بے قراروں کی دعا سنتا ہے۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا

هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ

(ابوداؤد)

لیلۃ القدر ہر رمضان میں ہوتی ہے یعنی کوئی رمضان اس سے خالی نہیں ہوتی۔ مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا لیلۃ القدر صرف انبیاء کے زمانہ میں ہی ہوتی ہے یا وہ بعد کے زمانہ میں بھی پائی جاتی ہے تو آپ نے فرمایا بل هي الى يوم القيامة یعنی وہ قیامت تک ہے یعنی ہر زمانہ میں اور ہر سال ایک مومن بندہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن وہ کونسی رات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعیین نہیں فرمائی احادیث کی کتب میں اس سے متعلق مختلف روایات ملتی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں

فِي التَّاسِعَةِ
وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

(بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی پانچویں ساتویں اور نویں راتوں میں تلاش کرو۔

ایک اور روایت ہے کہ

هِيَ لَيْلَةُ وِتْرٍ تِسْعٍ
أَوْ سَبْعٍ أَوْ خَامِسَةٍ
أَوْ ثَالِثَةٍ أَوْ آخِرِ
لَيْلَةٍ۔

لیلۃ القدر رمضان المبارک کی آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک ہے۔ اکیسویں تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا آخری رات۔

ان روایات پر مجموعی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں بدلتی رہتی ہے اور مخصوصاً وہ ان میں سے طاق راتوں میں سے کوئی رات ہوتی ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے اور بعد میں آنے والے صلحاء اور اولیاء اللہ کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات آخری عشرہ میں آتی ہے۔"

(الفضل ۲ نومبر ۱۹۳۸ء)

احادیث نبوی میں اس رات کی بعض علامات بیان کی گئی ہیں مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ
ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ
رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي
مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا
فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ
الْأَوَاخِرِ فَالْتَمِسُوهَا
فِي كُلِّ وِتْرٍ۔

(متفق علیہ)

مجھے رؤیا میں لیلۃ القدر دکھائی گئی لیکن میں اسے بھول گیا ہوں تاہم میں یہ بتا دیتا ہوں کہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا میں اس رات کی صبح کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں تم اسے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ اور طاق راتوں میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس رات واقعہ میں بارش ہوئی۔ ان دنوں مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی بنی ہوئی تھی مسجد ٹپک پڑی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ۲۱ کی صبح کو آپ کی مبارک پیشانی پر کیچڑ اور پانی کے نشان تھے

مسلم نے حضرت ابی بن کعب کی روایت نقل کی ہے کہ لیلۃ القدر کی صبح کو جو سورج طلوع کرتا ہے اس کی روشنی نہیں ہوتی چنانچہ لکھا ہے اِنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا یعنی اگلی صبح جو سورج طلوع کرتا ہے۔ اس کی روشنی نہیں ہوتی۔ بعض صلحاء کے تجربہ میں یہ بات بھی آئی ہے کہ اس رات ایک نور آسمان کی طرف جاتا اور آتا نظر آتا ہے لیکن یہ ایک کشفی نظارہ ہوتا ہے جو ہر شخص کے تجربہ میں نہیں آسکتا۔

یہ علامات ضروری نہیں ہاں ان کا اکثر تجربہ کیا گیا ہے لیلۃ القدر اصل میں انسانی قلب سے تعلق رکھتی ہے بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دعا کرنے والے کا دل اپنے اندرونی شعور سے محسوس کر لیتا ہے کہ یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے اور اس سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جو اس کا مستحق ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"لیلۃ القدر میں آنے والی گھڑی سے وہی فائدہ اٹھائے گا جو اپنے اعمال کی رو سے اس کا مستحق ہوگا۔۔۔۔ یہ لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے بلکہ اسی کے لئے ہے جو خود اسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے یہ نہیں کہ اس عشرہ میں وہ خاص گھڑی رکھدی گئی ہے جو چاہے اس سے فائدہ اٹھائے بلکہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق ہوتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بنائی جاتی ہے پس یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ لیلۃ القدر اس رات میں پیدا نہیں کی جاتی جس کی طرف منسوب ہوتی ہے بلکہ اپنے اعمال اور پچھلے اسے بناتے ہیں جس کے پچھلے اعمال اعلیٰ ہوں گے اس کیلئے لیلۃ القدر ہو گی۔"

(الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۵۵ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

لیلۃ القدر ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کی تقدیریں تمہارے حق میں اور تمہارے فائدہ کے لئے اسی وقت حرکت میں آئیں گی جب تم راتوں کو اپنے رب کے لئے زندہ کرو گے۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ہر روز تمہارا خدا تمہارے لئے اپنی تقدیر کی تاریں ہلائے تو تمہیں ہر رات کو لیلۃ القدر بنانا پڑے گا۔ اگر تم اپنی ہر رات کو لیلۃ القدر نہیں بناتے بلکہ غفلت میں اور سوتے ہوئے سارے سال کی راتوں کو گذارتے ہو تو ایک لیلۃ القدر سے تمہیں کیا فائدہ؟ پس اگر میرا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو اگر روحانی ترقیات چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تمہاری ہر رات لیلۃ القدر کی کیفیت رکھتی ہو"

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۶۷ء)

ویسے تو اس قبولیت دعا کی گھڑی سے پورا پورا فائدہ اٹھانا ضروری ہے انسان اس وقت ہر قسم کی دعا مانگے۔ غلبہ اسلام کے لئے جماعت کی ترقی کے لئے قوم و ملک کی بھلائی کے لئے اپنی روحانی اور مادی ترقیات کے لئے اپنی بیوی اور بچوں کے لئے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے لیکن اس موقع پر ایک خاص دعا مانگنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے۔ اسے اس موقع پر کبھی نہ بھولنا چاہئے ابن ماجہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا یا رسول اللہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کونسی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس رات اپنے مستجیب الدعا خدا سے کیا عرض کروں آپ نے فرمایا عائشہؓ یہ دعا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ
الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

اے اللہ تو بڑا درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کرنا تجھے محبوب ہے یہ دفعتہ تیری رحمتوں کے عام اور غیر معمولی مظاہرہ کا ہے۔ اسلئے میری التجا ہے کہ مجھے اپنے دامن عفو میں چھپا لے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر لیلۃ القدر کی گھڑی میں کی جانے والی دو بنیادی دعاؤں کا ذکر کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا۔

"لیلۃ القدر کی گھڑی میں دعائیں مانگنی چاہئیں ان میں سے دو بنیادی اور انتہائی دعائیں استغفار اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتمہ بالخیر کی دُعا کرنا ہے۔ استغفار یعنی اپنے گناہوں کی بخشش چاہنا اور اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں پر پردہ پوشی کی درخواست کرنا اور خاتمہ بالخیر ہو جائے تو پھر پچھلی غلطیاں شمار نہیں ہوتیں۔ وہ سب معاف ہو جاتی ہیں۔ . . . . اجتماعی دعا یہ کرنی چاہیئے کہ اے خدا دنیا تجھ سے دُور ہو گئی ہے۔ وہ تجھے پہچانتی نہیں۔ تیرے احسانوں کی وہ قدر نہیں کرتی۔ اے خدا تو ایسے سامان پیدا کر دے کہ تیری عظمت، تیری کبریائی، تیری توحید، تیرا جلال اور تیری محبت سب انسانوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔ اے خدا دنیا نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا بلکہ اُس نے سرکشی کرتے ہوئے دھتکار دیا۔ اے خدا تو ایسے سامان پیدا فرما کہ جن سے اسلام ہماری زندگی میں ہی تمام دنیا پر غالب آجائے اور ہم ہر ملک کے بلند پولوں (POLES) سے اسے لہراتا ہوا دیکھیں۔

(الفضل ۲۱ر جنوری ۱۹۶۶ء)

ان دعاؤں کے علاوہ بھی دوسری اہم دعائیں کرنی اور اس موقع پر قبولیت دعا سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا کرے کہ وہ ہماری جماعت کے افراد کو اِس قیمتی موقع سے پوری طرح مستفید ہونے کی توفیق نصیب ہو۔ آمین

ہماری حقیقی خوشی

سیّدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"بے شک ہمارے خدا نے ہمیں ظاہری طور پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور اِس لئے ہم خوشی مناتے ہیں لیکن ہمیں حقیقی خوشی اُسی وقت حاصل ہو گی جب دنیا میں ہر جگہ اسلام پھیل جائے گا، جب مساجد ذکرِ الٰہی کرنے والوں سے بھر جائیں گی، جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی حکومت دُنیا کے چپّہ چپّہ پر قائم ہو جائے گی۔ . . . اور دُنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اُٹھنا شروع ہو جائیں گی"

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ حضرت اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کی حکومت کو تمام اکنافِ عالم میں قائم کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام تحریکات تراجم قرآن مجید، تعمیر مساجد بیرون اور اشاعتِ اسلام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہمیں اپنی زندگیوں میں ہی حقیقی خوشی حاصل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

• خاکسار کی اہلیہ آجکل بہت بیمار اور کمزور ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ملک محمد سلیم مربی سلسلہ شکارپور)

• ۲۹ر اگست کو محترم حکیم کرم الٰہی صاحب آف کوئٹہ کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں بائیں طرف پسلیوں کے نیچے چوٹ آئی ہے جس سے سانس لینے میں دِقّت ہے۔ احباب جماعت سے ان کی جلد اور مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(انیس احمد خان ریلوے کالونی B/750 جی۔ٹی۔ روڈ۔ لاہور)

• میرے والد بزرگوار چوہدری جان محمد صاحب بیمار ہیں اور کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین (وسیم گورداسپوری۔ راولپنڈی)

• گزشتہ سال اکتوبر میں مکرم عباد اللہ گیانی صاحب مینیجر الفضل کی دائیں کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ ہڈی تو مقررہ عرصہ میں جُڑ گئی تھی۔ لیکن ہڈی سیٹ کرتے وقت اُس کے ساتھ اندر ایک سُلاخ ڈالی گئی تھی۔ جو دو روز قبل نکالی گئی ہے۔ اِس کی وجہ سے ہاتھ میں تکلیف ہے۔ اور حرارت بھی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہاتھ پُورے طور پر بسہولت کام کرنے لگے۔ آمین

عطیہ دہندگان مدّ امداد طلبہ ماہ ستمبر ۱۹۷۴ء

جن دوستوں نے مدّ امداد طلبہ میں عطیہ جات دئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزاء بخشے۔

جن احباب کرام نے اِس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اِس کار خیر میں حصہ لینے کی بڑھ چڑھ کر توفیق عطاء فرمائے۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا
" سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
" سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" سید عبدالرزاق شاہ صاحب۔
حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم ڈاکٹر ایم، اے ظفر صاحب۔
" مولوی سلطان محمود انور صاحب کراچی۔
" مرزا محمد عثمان صاحب کویت۔
" محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی۔
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" عبدالواحد صاحب
" مرزا غلام احمد صاحب
" عبدالغفور صاحب خالد کرک لاہور
از طرف لیفٹیننٹ عبدالمحسن صاحب کرک شہید
مکرم میاں محمد شفیع صاحب کراچی۔
" محمد رفیق صاحب لاہور۔
" محمد صدیق صاحب "
" سردار نور احمد صاحب مرتضیٰ ربوہ
محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب بی، اے، ایل، ایل، بی
محترمہ امۃ الباسط صاحبہ ربوہ۔
جماعت احمدیہ لاہور۔
" " راولپنڈی۔
" " بہاول نگر۔
" " سرگودھا۔
" " کوئٹہ۔
" " اوکاڑہ۔
" " کراچی۔
" " شیخوپورہ۔
مکرم شیخ عبداللطیف صاحب مردان۔
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب

مکرم ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ۔
محترمہ مبارکہ صاحبہ سکھر سندھ۔
مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز۔ ربوہ
بحساب والدین منیر احمد صاحب
مکرم شیخ فاروق احمد صاحب سندھ۔
محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ کالا گجران ضلع جہلم۔
" امۃ الباری نعیم صاحبہ کراچی۔
مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب۔ ربوہ۔
" رشید احمد صاحب چغتائی "
" قریشی محمد اعظم صاحب راولپنڈی
" چوہدری غلام حیدر صاحب ملہی چک 56/4R بہاولنگر
" ماسٹر عطاء محمد صاحب ربوہ۔
" حمید احمد صاحب خالد ربوہ۔
عزیزم عبدالرؤف ولد مکرم عبدالرزاق صاحب ربوہ
محترمہ ڈاکٹر زکیہ شمیم صاحبہ کراچی۔
مکرم ملک صفدر علی خاں صاحب کراچی۔
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم بشیر احمد صاحب کھاریاں
مکرم حاجی شریف احمد صاحب چک ۲۳ ڈی، این ضلع بہاولپور
" عبدالرشید صاحب اعوان "
" منظور احمد صاحب " "
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ " "
مکرم مبارک احمد صاحب " "
" چوہدری نذیر احمد صاحب " "
" گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ۔
محترمہ مسز ملک ظفر احمد صاحب "
مکرم عبدالرزاق صاحب "
" قریشی محمد سعید صاحب "
" ناصر احمد صاحب اسلام آباد۔
" چوہدری منیر احمد صاحب چک ۲۳ ڈی، این، بی بہاول پور
محترمہ مسز عطاء الرحمن صاحب مرزا ربوہ

(نگران امداد طلبہ)

• میرا لڑکا عزیزم شیخ عبدالشکور ایم ایس سی بسلسلہ بیرون ملک گیا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ہر آن اس کا حافظ و ناصر ہو۔ خیر و عافیت سے رکھے اور نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ آمین ثم آمین

عزیزم اور ہم سب کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ فجزاکم اللہ خیراً

(والدہ شیخ عبدالشکور معرفت شیخ عبدالرشید بی ایس سی D/5 ٹیلیگراف کالونی۔ ہلال روڈ۔ صدر راولپنڈی)

• میری سب سے چھوٹی بہن بی اے کا امتحان دے رہی ہے۔ احباب جماعت سے اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود مجیب اصغر انجینئر۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرگودھا کے واقعات سے متعلق پریس کانفرنس میں وزیراعلیٰ پنجاب محمد حنیف رامے کا انتباہ

پنجاب کے وزیراعلیٰ جناب محمد حنیف رامے نے ۶ر اکتوبر ۱۹۷۴ء کو کینال ریسٹ ہاؤس سرگودھا میں ۵ر اکتوبر کو سرگودھا میں ہونے والے فرقہ وارانہ تشدد، لوٹ مار اور آتشزنی کے واقعات سے متعلق ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جملہ اقلیتوں کے جان، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنا حکومت کا مقدس فرض ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اس فرض کی ادائیگی میں گولی چلانے کی ضرورت پڑی تو اس سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اقلیتوں کے جان و مال کا تحفظ اُسی آئین کے مطابق ہم پر فرض ہے جس آئین نے ختمِ نبوت کو تحفظ دیا ہے۔ اگر ختمِ نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے تو اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت بھی ہمارا فرض ہے۔ جو بھی اِس فرض کی ادائیگی میں رکاوٹ ڈالے گا اس کے خلاف انتہائی شدید اقدامات کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جائیگا اور اس سلسلہ میں بڑی سے بڑی اور با اثر شخصیت کو بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کل سرگودھا میں جو مکروہ کھیل کھیلا گیا ہے میں اس کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ میں عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ جو لوگ اِس کارروائی میں ملوث ہیں ان کے خلاف انتہائی سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ اوقاف کی مساجد کو بھی غلط طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے کہا جب میں وزیراعلیٰ بنا تھا تو میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں قانون کی حکمرانی کو بروئے کار لاؤں گا اور قانون کی بالادستی کو ایک مقدس فریضہ سمجھوں گا۔ آج جب ملک کے امن و امان کو درہم برہم کرنے اور وطنِ عزیز کی املاک کو جلانے کی کارروائیاں کی جا رہی ہیں تو کیا ہم قانون کے تقاضے اِس لئے پورے نہ کریں کہ یہ کارروائیاں ہمارے طلباء اور نوجوان کر رہے ہیں؟ کیا انہیں اِس لئے معاف کر دیا جائے کہ وہ ایک مقدس نعرے کی آڑ میں یہ سب کچھ کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا میں شرپسند لوگوں پر واضح کر دینا چاہتا ہوں اور وزیراعلیٰ کی حیثیت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی املاک کو نقصان پہنچانے کے لئے جو ہاتھ بھی اٹھیگا خواہ وہ ہاتھ نوجوانوں کا ہو، طلباء کا ہو یا کسی اور کا ہو اسے دشمن کا ہاتھ سمجھا جائے گا اور جو بھی گروہ یا فرد کتنے ہی مقدس نعرے کی آڑ میں ملکی نظم و نسق، امن و امان اور عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو کو نقصان پہنچانے کا باعث بنے گا قانون اس کے خلاف پوری شدت سے حرکت میں آئے گا۔

وزیراعلیٰ نے کہا میں اِس موقع پر عوام اور عوامی نمائندوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے آئیں۔ اقلیتوں کے تحفظ کی ذمہ داری ان پر بھی عائد ہوتی ہے۔ انہیں اِس موقع پر خاموش تماشائی کا کردار ادا نہیں کرنا چاہیئے اور شیطانی قوتوں کی سرکوبی میں حصہ لینا چاہیئے۔

انہوں نے صوبہ بھر کی انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ برتے۔ انہوں نے کہا محاسبہ کی قوت روبہ عمل آچکی ہے اور حکومت نے ایک طرف شرپسندوں اور دوسری طرف نظم و نسق اور امن و امان کے ذمہ دار افسران پر کڑی نگاہ رکھی ہوئی ہے۔

انہوں نے کہا کل سرگودھا میں فساد، لوٹ مار اور آتشزنی کے جو افسوسناک واقعات ہوئے ہیں ان کے سلسلہ میں اکتالیس افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں جن میں رکن صوبائی اسمبلی چوہدری ممتاز احمد کاہلوں اور مجلسِ عمل سرگودھا کے خازن قاضی مقصود بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ سرگودھا کی انتظامیہ اپنے فرائض تسلی بخش طریق پر ادا کرنے میں ناکام رہی ہے چنانچہ میں کمشنر سرگودھا ڈویژن مسٹر صفدر حسین کاظمی اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر منظور احمد کو ان کے عہدوں سے ہٹانے کا اعلان کرتا ہوں۔

میں نے اوقاف کی مساجد کے دو خطیبوں قاری خلیل الرحمن اور مولوی احمد سعید ہاشمی کو بھی ان کے منصبوں سے الگ کر دیا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ کل کے واقعات کے سلسلہ میں میں نے پولیس کے سترہ افسروں اور اہل کاروں کو بھی اپنے فرائض سے غفلت اور کوتاہی برتنے پر معطل کر دیا ہے ان کے نام یہ ہیں :۔ چوہدری محمد صادق انسپکٹر کینٹ، محمد صادق خان لودھی ایس ایچ او کینٹ، حاجی عبدالکریم انسپکٹر بھلوال، قاضی اکرام اللہ ایس ایچ او سٹی سرگودھا، شہباز خان اے ایس آئی سٹی، فقیر محمد اے ایس آئی سٹی، عطا محمد ڈوگر سب انسپکٹر لائیلپور پولیس، حبیب اللہ خان سب انسپکٹر تھانہ سٹی — ان کے علاوہ معطل کئے جانے والے پولیس کے اہل کاروں میں ۹ کانسٹیبل شامل ہیں۔ مزید برآں ٹاؤن ہال فائر بریگیڈ کے انچارج محمد امین اور سیٹلائٹ ٹاؤن فائر بریگیڈ کے انچارج میاں مختار احمد کو بھی فرائض کی ادائیگی میں غفلت برتنے پر معطل کر دیا گیا ہے۔

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبّر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) کا اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ) کا ورد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں :۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احبابِ جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اِس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

(۱) مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ چوہدری عنایت اللہ احمدی صاحب سابق مبلغ انچارج تنزانیہ کچھ عرصہ سے جوڑوں کے دردوں، ہرنیا کے درد اور تبخیر معدہ سے سخت پریشان ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی بحالی صحت کے لئے رمضان المبارک میں دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الباسط تقریباً پانچ سال سے بعارضہ ٹی۔بی بیمار ہے اور بغرض علاج جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ صحت میں ابھی تک کوئی نمایاں فرق نہیں پڑا۔ جملہ احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے رمضان المبارک کے اِن مبارک ایام میں دردِ دل سے دعا کریں۔

نیز میرے بھائی مکرم خلیل احمد صاحب کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے اُوپر چنبل کے دانے نکلے ہوئے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اِس تکلیف سے مکمل نجات عطا فرمائے۔

(حفیظ احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ نظارت اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

دفترِ الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴